تقسیم میراث

سید شوکت علی

وارثوں کی قسمیں اور اُن کے حقوق کی ترتیب

شریعت نے جن رشتہ داروں کو وارث ٹھہرایا ہے وہ تین قسموں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

ذوی الفروض ـــــ عصبات ـــــ ذوی الارحام

(۱) ذوی الفروض:۔ یہ وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے شریعت میں مقرر کر دیئے گئے ہیں اور جن کے متعلق قرآن مجید یا حدیث میں واضح احکام موجود ہیں قرآن مجید میں یہ احکام سورۂ نساء میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ لینا چاہیئے۔

(۲) عصبات:۔ یہ وہ رشتہ دار ہیں جن کو وارث تو ٹھہرایا گیا ہے لیکن ان کا کوئی حصہ قرآن مجید یا حدیث میں مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے عصبات میں تقسیم کرنا چاہیے۔ مزید تشریح آگے آرہی ہے، ان کے متعلق احکام کچھ تو سورۂ نساء میں ہیں اور بخاری کی اس حدیث میں:۔

اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

"یعنی ذوی الفروض سے جو بچ رہے مرد رشتہ داروں کا حق ہے جو قریبی ہوں۔"

(۳) ذوی الارحام:۔ یہ وہ دادھیالی اور ننھیالی رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں اور میت میں اور ان میں کسی عورت کے واسطے سے رشتہ ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً نانا۔ نواسا۔ نواسی۔ ماموں۔ خالہ۔ پھوپھی وغیرہ۔ ان کے متعلق ایک آیت سورۂ نساء کی اور ایک آیت سورہ انفال کی قرآن مجید میں ہے اور بخاری کی ایک حدیث ہے۔

سورۂ نساء:۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ الخ (آیت: ۷)

(والدین اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑیں اس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے)۔

سورۂ انفال:۔ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔
(آیت: ۷۵)

(اور بعض ذوی الارحام دوسروں کے مقابلے میں کتاب اللہ کی رُو سے زیادہ مستحق ہیں)۔

حدیث بخاری شریف:۔ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ۔ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

(جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے اور بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے)۔

ان کو ترکہ میں سے اُس وقت حصہ ملتا ہے جب ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہوں یعنی زندہ نہ ہوں۔ یا صرف بیوی یا شوہر ہوں اور ذوی الارحام ہوں۔

اگر ان تمام قسم کے وارثوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو شریعت نے کچھ اور لوگوں کو بھی خصوصی صورتوں میں وارث بنایا ہے۔ اس کا ذکر تفصیل سے صفحہ ۷۰ پر کیا گیا ہے۔ تاکہ تقسیم کے تمام قاعدے جان لینے کے بعد یہ اچھی طرح سمجھ میں آ سکے۔

۱۔ ذوی الفروض

ذوی الفروض میں چار مرد اور آٹھ عورتیں شامل ہیں۔ اس طرح ان کی کل تعداد بارہ ہے۔

ا۔مرد ذوی الفروض:۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) اخیافی یا ماں شریکی بھائی (۴) جدّ صحیح۔

عربی میں جدّ دادا اور نانا دونوں کو کہتے ہیں۔لیکن اگر کسی شخص اور اس کے کسی جد کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں کسی عورت کا ذکر نہ آئے تو اس کو جدّ صحیح کہتے ہیں۔مثلاً:۔

(۱) باپ کے باپ (یعنی دادا)(۲) دادا کے باپ (پردادا) اسی طرح باپ کے باپ کے باپ یا باپ کے دادا کے باپ وغیرہ جدّ صحیح ہیں۔

اور اگر کسی جد کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں عورت کا ذکر آجائے تو اس کو فقہی زبان میں جد فاسد کہتے ہیں۔مثلاً:۔

(۱) ماں کے باپ (نانا) (۲) دادی کے باپ (۳) دادا کی ماں کے باپ وغیرہ جد فاسد کہلاتے ہیں یہ ذوی الفروض میں شمار نہیں کیے جاتے۔بلکہ ان کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے۔

ب۔عورتیں:۔

(۱) بیوی (۲) ماں (۳) بیٹی (۴) پوتی (۵) سگی بہن (۶) علّاتی یا سوتیلی بہن (باپ شریک) (۷) اخیافی یا ماں شریکی بہن (۸) جدہ صحیحہ

جد کی طرح جدہ بھی عربی میں دادی اور نانی دونوں کو کہتے ہیں۔لیکن اگر کسی شخص اور اس کی جدہ کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں کسی جد فاسد کا ذکر نہ آئے تو وہ جدہ صحیحہ کہلاتی ہے۔مثلاً:۔

باپ کی ماں (دادی) باپ کے باپ کی ماں۔باپ کی ماں کی ماں۔ماں کی ماں (نانی)، ماں کی ماں کی ماں (پرنانی) وغیرہ۔

اگر کسی جد فاسد کا نام آجائے تو وہ جدہ فاسدہ کہلاتی ہے مثلاً:۔

نانا کی ماں۔نانا کی نانی۔نانی کے باپ کی ماں۔دادی کے باپ کی ماں وغیرہ جد فاسد اور جدہ فاسدہ ذوی الفروض نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار تیسری قسم یعنی ذوی الارحام

میں ہوتا ہے

شوہر اور بیوی کو ذوی الفروض سببیہ اور باقی ۱۰ کو ذوی الفروض نسبیہ کہتے ہیں، کیونکہ ان کا تعلق ایک نسب سے ہوتا ہے۔

اِن ۱۲ ذوی الفروض کے جو حصے مقرر کیے گئے ہیں اُن کی تفصیل آئندہ ابواب میں بتائی جائے گی۔

۲۔ عصبات اور اُن کی قسمیں

ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصوں کے مطابق ترکہ دینے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ جن وارثوں کا سب سے پہلے حق ہے وہ عصبات ہیں یہ ذوی الفروض کی طرح دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔

(ا) عصبہ نسبی (ب) عصبہ سببی

(ا) عصبہ نسبی

وہ عصبہ ہے جو میت کا دادھیالی عزیز ہو اور اس کے اور میت کے درمیان رشتہ میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔ ان میں چار عورتیں (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) سگی بہن اور (۴) علاتی یا سوتیلی بہن شمار کی جاتی ہیں اور بقیہ سب مرد دادھیالی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ مثلاً بیٹا۔ باپ۔ دادا۔ پوتا۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ چچا وغیرہ۔

ان عصبات نسبی کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ

(۱) عصبہ بنفسہٖ۔ ہر اُس مرد دادھیالی رشتہ دار کو کہتے ہیں جس کا میت سے رشتہ بیان کرنے میں کسی عورت کا واسطہ درمیان میں نہ آئے۔ مثلاً:۔

باپ، دادا، بیٹا، پوتا، بھائی، وغیرہ۔ باپ اور دادا ذوی الفروض اور عصبہ بنفسہٖ دونوں ہیں اور بعض صورتوں میں ان کو دونوں حیثیتوں سے حصہ ملتا ہے۔ اس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

(۲) **عصبہ بغیرہ**۔ یہ چار عورتیں ہیں جو اپنے بھائی کی موجودگی میں ان کے ساتھ بحیثیت عصبہ ترکہ میں حصّہ پاتی ہیں۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے یعنی بیٹی ، پوتی ، سگی بہن اور علّاتی یا سوتیلی بہن۔ جب ان کے بھائی بھی موجود ہوں تو ان کو اپنے مقررہ حصّے کے بجائے

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۔ (نساء : ۱۱)

(یعنی مرد کو عورت کا دوگنا ملے)

کے اصول کے مطابق اپنے بھائیوں کا آدھا ملے گا۔ لیکن پوتی پوتے کے ساتھ بھی عصبہ بغیرہ ہوتی ہے اور پرپوتے وغیرہ کے ساتھ بھی۔ باقی تین عورتیں صرف اپنے اپنے بھائیوں ہی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں۔ ان چار کے علاوہ اور کوئی عصبہ بغیرہ نہیں ہوتا۔

(۳) **عصبہ مع غیرہ**۔ ان سگی اور سوتیلی بہنوں کو کہتے ہیں جو بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ مل کر مطابق حدیث

" اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَه "

(بہنوں کو بیٹیوں پوتیوں کے ساتھ عصبہ شمار کرو)

ذوی الفروض سے بچا ہوا سب ترکہ پانے کی مستحق ہوتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے بھائی نہ ہوں ورنہ عصبہ بغیرہ کا حصّہ پائیں گی۔ نیز یہ چار عورتیں بیٹی ، پوتی، سگی بہن اور سوتیلی بہن جب عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ ہوتی ہیں تو پھر ان کا شمار ذوی الفروض میں نہیں ہوتا۔ صرف عصبہ کی حیثیت سے انہیں حصہ ملتا ہے۔

ب۔ عصبہ سببی :-

کسی اسلامی حکومت اور غیر اسلامی حکومت کے درمیان جنگ ہو تو ایسے جنگی قیدی جو اپنی رہائی کے لیے فدیہ نہ دے سکتے ہوں یا جن کو تبادلہ میں رہا نہیں کیا جا سکتا اسلامی احکام کے مطابق مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں تاکہ اول تو ان کا بار حکومت پر نہ پڑے اور دوسرے ان کو صالح ماحول میں رہ کر اپنے مستقبل

کا فیصلہ کرنے کا موقع مل جائے ایسے جنگی قیدیوں کو اصطلاحًا غلام کہا جاتا ہے۔

اگر ایسے کسی غلام کو اس کی موت سے پہلے اس کا آقا آزاد کر چکا ہو اور اس غلام کا کوئی نسبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو اس کو آزاد کرنے والا آقا یا اس آقا کا کوئی عصبہ بنفسہٖ اس غلام کی موت کے بعد اس کا عصبہ سببی یا مولیٰ العتاقہ کہا جائے گا۔ اور اس کو ترکہ مل جائے گا۔ ان کے بعد ذوی الارحام کا حق ہوتا ہے۔

آج کل چونکہ غلامی ممنوع ہے اس لیے عمومًا اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ لیکن اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور اس سے کسی ملک سے جنگ ہو تو اس کا امکان پھر ہو سکتا ہے اس لیے اس کا جاننا اچھا ہی ہے۔

۳۔ ذوی الارحام

تیسری قسم کے وارث میت کے وہ تمام دادھیالی اور ناھیالی رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں اور میت سے ان کا رشتہ کسی عورت کے واسطے سے ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً:۔ نانا، نواسہ، نواسی، ماموں، خالہ، پھوپھی وغیرہ۔ یہ ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔

جد فاسد۔ جدہ فاسدہ۔ اخیافی چچا۔ اخیافی بھتیجہ۔ اخیافی ماموں اور ان کی اولاد سب ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں۔ جب میت کے کوئی ذوی الفروض اور عصبہ ورثا نہ ہوں تو ان کو ترکہ ملتا ہے۔ ان کی مزید تفصیل آئندہ کسی باب میں دی جائے گی۔

غیر وارث رشتہ دار

سوتیلی ماں۔ سوتیلا باپ۔ سوتیلی اولاد۔ سسرالی رشتہ دار یعنی خسر ساس بیوی کے بھائی بہن۔ داماد۔ بہو۔ بھاوج۔ چچی۔ خالو۔ بہنوئی وغیرہ یہ وارث اس لیے نہیں ہوتے کہ ان کا نسبی تعلق دوسرے خاندان سے ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے خاندان میں وارث ہوتے ہیں۔

(جاری ہے)